بسم اللہ الرحمن الرحیم

# گندی نالیوں کے پانی سے سیراب کی گئی فصل کو استعمال کرنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جس فصل میں گندی نالیوں کا پانی استعمال ہو اس کو استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ آج کل عموماً ہر فصل میں کھاد استعمال ہوتی ہے اور زیادہ تر کھادوں میں گوبر وغیرہ ہوتا ہے تو ان فصلوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟

## جواب

فقہائے کرام نے اس بات کی صراحت فرمائی ہے کہ نجس پانی سے سیراب کردہ درختوں اور فصلوں کی پیداوار کا استعمال کرنا جائز ہے، کیونکہ نجس چیز جب اپنے عین یعنی صفت اور حقیقت کو چھوڑ کر دوسری چیز میں بدل جائے تو وہ پاک ہو جاتی ہے، نیز زمین کی تقویت کے لیے اس میں گوبر کی کھاد ڈالنے کا شروع سے مسلمانوں میں عرف چلا آرہا ہے؛ اور گوبر کے اسی استعمال اور نفع اٹھانے کے پیش نظر فقہائے کرام نے گوبر کی بیع کو جائز قرار دیا ہے، لہٰذا فصلوں میں گوبر کی کھاد ڈالنا جائز ہے، اور اس سے تیار شدہ فصلوں کے استعمال میں بھی شرعاً کوئی حرج نہیں۔

معراج الدرایہ وفتاوی شامی میں ہے "والزروع والثمار المسقية بالنجاسات لا تكره ولا تحرم عند أكثر الفقهاء" ترجمہ: اکثر فقہاء کے نزدیک وہ پھل اور فصلیں جو نجس چیزوں سے سیراب کی گئیں؛ ان کا استعمال کرنا حرام نہیں اور نہ ہی مکروہ ہے۔ (معراج الدرایۃ فی شرح الہدایۃ، جلد 7، صفحہ 868، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

زمین میں گوبر کے استعمال کے متعلق البحر الرائق میں ہے "كره بيع العذرة لا السرقين؛ لأن المسلمين يتمولون السرقين وانتفعوا به في سائر البلاد والأمصار من غير نكير؛ فإنهم يلقونه في الأراضي لاستكثار الريع" ترجمہ: عذرہ (انسانی پاخانہ) کی بیع مکروہ ہے، لیکن سرقین (جانوروں کے گوبر) کی بیع مکروہ نہیں؛ کیونکہ مسلمان گوبر کو مال شمار کرتے ہیں اور تمام شہروں اور علاقوں میں بلا کسی نکیر کے اس سے فائدہ اٹھاتے آئے ہیں۔ وہ اسے زمینوں میں ڈالتے ہیں تاکہ پیداوار اور فصل زیادہ ہو۔ (البحر الرائق، جلد 8، صفحہ 365، مطبوعہ: کوئٹہ)

مجمع الانہر میں ہے "وجاز بيع السرقين مطلقًا في الصحيح عندنا لكونه مالاً منتفعًا به لتقوية الأرض في الإنبات" ترجمہ: ہمارے نزدیک صحیح قول کے مطابق سرقین (جانوروں کے گوبر) کی خرید وفروخت مطلقاً جائز ہے، کیونکہ یہ ایک ایسا مال ہے جس سے نفع حاصل

کیا جاتا ہے، اور زمین کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کے لیے اسے استعمال کیا جاتا ہے۔(مجمع الانھر، ج 7، صفحہ 211، مطبوعہ : کوئٹہ)

**الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ میں ہے** ”ذهب الحنفية إلى أنه يجوز التسميد بالنجاسات، والزروع المسقية بالنجاسات لا تحرم ولا تكره“ترجمہ : فقہائے احناف کے نزدیک نجس اشیاء کو کھاد کے طور پر استعمال کرنا جائز ہے، اور ایسی کھیتیاں یا فصلیں جنہیں نجاست سے سیراب کیا گیا ہو، ان کی پیداوار حرام نہیں ہوتی اور نہ ہی مکروہ ہوتی ہے۔(الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، جلد25، صفحہ 237، مطبوعہ : کویت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

**مجیب : مفتی محمد حسان عطاری مدنی**

فتوی نمبر: WAT-5115

تاریخ اجراء : 02 محرم الحرام 1448ھ/18 جون 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net